

الحمد لله والمنة که درین زمان مهینت جوان

اختر مبین

فی نجف

مدح خیر المرسلین

خمسه تصنیف هر پسر خنوری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید
محمد کاظم حسین صاحب شیفه کشتوری بر قصیده نعتیه سر ابد اهل کاشاعر اعیان
جناب مولوی محمد حسن صاحب محسن کاکوروی

در مطبع گلزار دکن بآب تمام یوسفیان بلده حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷
 گل کو شکر نہ کہنے پہ چاہیے چاند گل
 بات بن لیتو تو دل سحر بیان سحر گل
 قزبان بول رہا ہیں بیان سحر گل
 سر زمین اشہان کرین شکر قزبان گل

جاکے جتنا پہ نہنا بھی ہے اک طول ال

۱۸
 آج کل ہندوین سنا سنا چکا ہے گل
 جا بجا کرتے ہیں شکر بھرے بن گل
 بند چرنے والی سب سے زین پر ہیں گل
 بہت کاٹتی ہے چلا چلا ہے شکر بھر گل

دھرتی کی گاندھے پر لاتی ہے صبا گل گل

۴۴
 بختیاری خنجر چھوڑ دینا
 بجاو کر کیا کرنا ہے چل جاؤں میں ابھی
 جوش کے زوہواروں کے درشن میں ابھی
 خیز رہی ہوئی آئی ہے بہان میں ابھی

کہ چلے آئے ہیں تیرے کو ہوا پر بادل

۴۵
 مچھوڑ دینا کہ جسے تیرے ڈالی
 نذر ویش کا کیا ہے شوق کی لالی
 ابرو پر عجب غم ہے عجب غالی
 کلا کے ہون نظر آئی ہیں گمنا میں کالی

ہند کیا ساری خدائی میں تو نکاہے عمل

۴۶
 ایک کج فز سب بات کے خالق کی نپاہ
 ایک اندھیر سچا ہوئے شام دیکھا
 ساتھ صفت لبت علی آئی سب باران کی سپاہ
 جانب بلیے ہوئی سبھا پوش ابر سپاہ

ابھیں ہر کعبہ میں قبضہ کر کے لات و میل

۴۷
 جو جس سبک دہی راہ چلے
 کچھ چلا ابھی سو گلوں کو دھون کے جا کر
 ہنر بانی کے حضور میں ہوئی ہے چپ چپ کر
 دیر کا تیرا چہرہ برف لیے جل میں آ کر

ابر چوٹی کا برہمن ہے پیر آگ میں جہل

عبدالولی کی ہریت کو جلو میں عالم
ماہر زور کا کھنے کو عطا در در اقام
تو بخت میں یہ کمال نہیں بوجہ عالم
ہر پنجاب بلا طہم ہے اعلیٰ عالم

برق بنگا نہ ظلمت میں گور نہ جزل

ماہر کیا ہے کسی نئی افادہ دہی
کے باران سے ہے نشوونما دہی
سات دن دم کر کے چہرے چھڑی
بیکلا آٹھ پون کبھی دو چار گدی

پندرہ روز ہو سے پانی کو گل گل

۴۹
ہر چار کی زبردستی جاری جہنم
ابو ذوقان کے سر پر خورجی جانا ہر
ادھکا جی میں گزرا غرضت میں
کچھ بھگتا

سینہ تنگ میں دل گوپون کا ہے بیکل

۵۰
ہندو گنگا کی طرف سے کو دین بیکل
اور کھانیکوہ سے کھن بیکل
پارسی آگ کو لینے سے بیکل
راکھیاں کے سلوٹوں کی بیکل

تار بارش کا جو ڈوڈو کوئی ساعت کوئی مل

۱۷
 نو سادوں کی صلیبیں کہیں نہ تھوڑا
 گردن منہ سے کچھ نہیں بھی غلیظ
 یوں پہنچتی تھیں من ادب کر گنگا
 کہی سیلا تھا بندہ لے گا جی دریا

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ ہل

۱۸
 آنکھوں میں جو ہرست سی بادل کو
 دیکھتے تھے بڑے بڑے دھندلے
 نہ بیان باڑھ میں اور چڑھے میں ناٹ
 دوزخ جاتے ہیں گنگا میں بارش والے

نوجوانوں کا سینہ چرہ یہ بڑھوا منگل

۱۹
 دھڑکے کر کہاں باد صبا کے جھونکے
 بڑھتے گئے خلق میں آہ غائب کے جھونکے
 آجیخت کی جلتی ہیں بل کے جھونکے
 پتہ بالا کے پتے ہیں ہوا کے جھونکے

بڑے جہادوں کے نکلنے ہیں پھر گنگا جل

۲۰
 خضر خضر کے طوفان کی بڑی شہر تھی
 ایسی باتیں کہتے تھے نہ دیکھی نہ سنی
 دیکھو لو عالم بالا کی جی صوفی بدلی
 کبھی مذہبی کبھی اپنی جھیلی مہر کی شہر تھی

بھرا خضر میں ملاحم سے پڑی ہر ٹھیل

۵۷
 از طبعانی آراکان پیشان حالی
 کبک و بیل و چو گشتان خالی
 انقلاب کی جی بنیاد آجئے ڈالی
 قمریان آجی میں جی سونج عالی

لالہ باغ سے ہندو فلک سیم کس

۵۸
 کیا جنون خیزند طیار کہ خالق کی اما
 مثل جنون کہ دیوانے بن انسان
 تو رکھو کھنکھن اوجو عیان اچیان
 شب کو برآمد میرین برادر کو نہان

بیلی محل میں ہڈا ہو سُنہ پر پائل

۵۹
 وہ غلط شہر طاری عجیب ہے
 اہل سلام کا ہو گا زرا بیان تپ
 کیا ہی جو کسکا لائی کر چٹ پ
 نہ بکھرے کھڑے سے آٹھائی

چشم کا فرین لگای ہو کا فر کا حل

۶۰
 وضع گوشت بیان میں نین چکا پت
 یکڑون رنگ برتا ہو تو بڑا پت
 آئے جابو بن جبادل تو بیوا پت
 جو کیا جیس کے چرخ لگای ہے جیوت

یا کیراگی ہو پت پر بچا ہی کتل

۹۷
بنگایت کی عطا کرد و خالی نہ ہد
جنگا نظر خالی نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
شعب ہناب نظر است نہ دکانو نہ ہد

ہو یہ اندام ہیر چاہی ہو تاثیر ز حل

۹۸
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد

گر چہ پروانہ بھی دھڑھڑاوی لکیر مشعل

۹۹
ہو کیا دی زین گرد و کثرت بینان
مردم اس کے ہو خانہ حیرت بینان
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد

چشم خوشید جهان بین مین ہن آثار سل

۱۰۰
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد
نہتر جی چہ گئے غائب نہ نظر نہ ہد

جگیا منزل خود شید کی چہتر چل

۴۴
 جو سب باجی کی بجالت ہو گئی تھی
 جابر چلتا ہی رہتا تھا اور جگہ کے بطور
 لاکھ ہونے میں دانی کی ہوا میں ویر
 ابرجی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا ہے

برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا ناشعل

۴۵
 غمی جو تباہ کیا ہے کوئی نہ رہا
 کر چمن کا ہزار بھی چکا رہا
 لاکھ بچنے کا ہوا قصد مگر جانہ کی
 جھٹ گئی بجلی چراودہ آ رہی

قلعہ چرخ میں ہی ہول بھلیاں بادل

۴۶
 نالہ گئے کہیں شش بجے ماتی تاثیر
 دل دبیرین شش بجے ماتی تاثیر
 استفصل بھری ہے دکھائی تاثیر
 نہیں یہ سب ماتی یہ دکھائی تاثیر

رز محلول ہے غلڑ تو کھل رہے منقل

۴۷
 کوئی بھوکا جو صبا کا کبھی آ جاتا ہے
 صاف نئی طرح غمیدہوں کو بنا جاتا ہے
 کبھی طائر مثال آرا جاتا ہے
 یہ اپنے آپ نہون کے بہا جاتا ہے

ہمیں تصویر سو گز نہ کہیں دیکھ نہ

۴۷
 سب سے پہلے تو میں اپنے سر پر
 ہو گیا چاندنی کا کھیت بھی ایک شجر
 بڑھا جائے عجب کیا ہے زمین پر پوچھی
 نہ جہ نہ شود نہ کا کہ ہے نہ سارہ پوچھی

شہنشاہ میں کا کہ شان کے نکل آئی کوئل

۴۸
 باغ میں گیت کی چھوڑ کے کھڑا
 ارطاس میں بن چل کے بغیر گلزار
 کاہن آئی ہے تمہیں کی صدا یہ ہر بار
 کوہنہ کوہنہ کی جانی ہے گلشن کی بہار

دیدہ زگس شہلا کو نہ سمجھو احوال

۴۹
 صحت بخوبی ہے نغمہ تمہیں دیا
 عارض پار کے ہر گل میں ہیں بیدار انداز
 طوکل اگر سیوے سا کی جا اور آئی پرواز
 خضر فرائے تین نہیں کوئی عمر دراز

پھول سو کہتو ہیں پھلتا رہے گلزار امل

۵۰
 اللہ اندر سے اعجاز ہے سمجھن
 رنگ تازہ ہو کہ ہے نر و نر و نصیبین
 پھول مناب کے ہیں باغ میں رہن
 حلقہ نشان ہے شہباز نر و نصیبین

نخل آؤ می می سے ٹپکتا ہے غسل

۳۷
 اپنی خوبی کے بڑھاتے چاہاں سبز
 سبز رنگوں کا اور ان کے کہیں دل سبز
 لہلہا تا ہوا کیوں بس جل سبز
 لہر لہتا ہے جو چلی کے مقابل سبز

چرخ پر باد لا پھیلا ہے زمین پر محل

۳۸
 نگار زمین پر ہے جو گل گل
 آس کی سطح کو بھی زمین شمع زار
 پانچ ہے نشی قدرت کا مطلق دفتر
 جگہ پر ہے زمین جو کہیں بنی ہو نظر

صحن گل کے حواری پہ طلائی جدول

۳۹
 لکھن باغ میں لالہ نے جو باندھی تھیں
 سورب ناچ میں مشغول ہیں نے تھیں
 گر زخموں تو نوزوں ہے سپہر کا چین
 ہنر بان مصف چین بن ہے سورب چین

طلویون کی ہو جو نہیں تو بیل کی غزل

۴۰
 گل گل کیا بادہ گلگون چہاں
 خود ہی شہر چلا آتا ہے نئی لہجہ
 سن پالہ گل کے جو گردل ہے اب
 تخت طاووس گلشن ہے سایہ کیا

پتھر کھوئے ہو وزن شہر گل پر یہ منہ بصل

۴۵
گل سون پر آبل حبش کے گل
ریبون کی بھی شباہت ہے شقائق عیان
کریاں خون کی ہیں سب سے جلان
جھڑت دیکھو جیسے کی کھلی ہیں کلیان

لوگ کہتے ہیں کہ نے ہیں فرنگی کو نسل

۴۶
کیا بیکرہ فصل بہاری شربت
سطح و طاق حسین کی تصویر
دوق آئینہ موتی پائل خاصہ کی تصویر
آہ فری میں مزا اور نہ میں تاج

سرزمین دیکھو پھول آنکھ پھول میں پھل

۴۷
ایک چوڑی نیچر ہی سب سے گل
دھندل فاختہ پر غم
سیر تفریح کو سامان ہیں مہیا باغ
شاخ پھول میں بند ہیں چوڑی

سب کھاتے ہیں گلشن اور پریدل

۴۸
باغبان کی کی ہے جو دا جب تکمیل
شاخ پر بار چکے براد کے نیلیم
گل سوار ہیں اسنادہ یاد کے نیلیم
پھول ٹوٹی ہوئی چھری رو شون چوڑی

یا شکر کہ میں تھکتی ہوئی گلگون کو تل

۳۹
ایسی سبز رختوں کا کھائیں خنیں
حضرت خضرؑ نے انھیں کھائیں خنیں
نخل آگاہی سے تازہ پڑھائیں خنیں
نخل آگاہی سے نکل آئیں خنیں

حسرت خضر زین نظر آتا ہے نخل

۴۰
بستہ پیاپی دل کو چھین کر لے کر
کھانڈ کر لے کر افست کے شہر کے
میں پناہ کے پناہ کے پناہ کے
ماہ سا تھا آنے میں ناو کی جگہ کے

شجرہ آہ رسا میں نخل آئی کو کچل

۴۱
خنچ خنچ جان میں جی شوی خنچ
طاہر ملک خنچ جس ہے محبوب
ہو گیا نکل حسینا نکل خنچ
سبز خنچ سے عجب ہوئے لگی خنچ

چمن جن ہو لال اوڑگے بنکر ہر کھل

۴۲
جو سبیل جو پناہ پناہ کی طرح
ترخ ترخ میرا ڈرامہ خنچ کی طرح
مردم دین خنچ ہو کے انسان کی طرح
صاف آمادہ پرواز ہے نشان کی طرح

پر لگائے ہوئے نکلان صنم سے کابل

۴۴

دوبیل کل ضیاء ہوا باغ کے دور
پھول بین جا چڑھا کے ہو کر غریب
انداغ دیاں نسل میں جو شش سرور
خندہ گل قافلین سے ہو آشور نشور

۴۵

نایابی کا اوی بند ہے ہر دیکھ ہی سی تپا
جنگ آواز طرب خیر ہے پیدا ہر بار
بلبلین مگر گل کا بین ہوا جوش بہار
شاخ شیشا دیدہ مری سے کہو چھری طار

کیا عجب ہے جو پریشان ہے خواب گل

نوں لالان گلستان کو سنا ہے غزل

۴۶

مست عین بن جاو پیرین ہے
آخر طالب دیدار عجب پیرین ہے
غائب تک حرم آبا عجب پیرین ہے
طرد گردش میں گزرا عجب پیرین ہے

۴۷

دور نام ہے طرفِ خشکی و دریا بادل
کیا ہے طوفان اٹھا کر پہ مٹی بادل
نہیں تھکنا ہے کچھ دل میں سوچا بادل
سست گشتی کو گیا جانبِ متحضر بادل

سرمہ ہے نیند مری دیدہ بیدار کھرل

تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی بہمن بادل

۴۴۰

موسم گل تین ہو کیا رنگ بد بنا بادل
 کبھی کلا ہے کہی منت جو رابادل
 بہن کئے لگے ہو کوئی دلیہ بنا بادل
 مست کاشی کر کیا جانب منہ بادل

بج میں آج سرکش ہو کلا بادل

۴۴۱

کچھ چھپیر ہے چپو ہے جو بھڑ بادل
 اب کھلا لگا کوئی تازہ شگوفہ بادل
 بن دوان کو نہ کر کے کہیں شہید بادل
 خوب چھایا ہو سرگرمی دمنہ بادل

رنگ میں آج کھیا کے ہے ڈوبا بادل

۴۴۲

آج تو غائب ہو کے ہو نکھرا بادل
 دیکھو آتا ہے کیسے ٹھاٹھ نہالا بادل
 سو کرتے ہیں بنا ہے کوئی دو ٹھا بادل
 نہا ہوں گا لیے ساٹھ ہے ڈولا بادل

برق کتنی ہے مبارک تجھو سہرا بادل

۴۴۳

گل میں غور بہارا آئی ہو ہے جی
 کوئی زرداری کی ہے گردین چاندی
 چشم نے بھی یہ سینہ دیکھی ہو گی
 سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا

روپ بجلی کا سہرا ہو پہلا بادل

۱۴۵

وہ علیہ السلام بالاجوبہ است پانے
شہسوار کی کبھی انداز دیکھلاتا ہے
اپنی خال کی خوش ہوتا ہوا تراتا ہے
چرخ چلی کی چل چلے نظر آتا ہے

سبزہ چمکے ہلاتا ہوا برچھا بادل

۱۴۶

جوش تاثیر سے معمور ہو چرخ زمین
نہج باران کے نظر آنے لگے در زمین
بج آبِ مین رہیں آئینہ سیمین
نیک چہ چہتا ہے کھٹنے کا

توسم کھائی اودھائی ہو گنگا بادل

۱۴۷

خال کی شکل چھٹ جاتے کیون
خال کی گھٹ جاتے کیون
بجلیں دو چار قدم چلے پٹ جاتے کیون

دہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے جھکتا بادل

۱۴۸

آسمان زمین کا ہے بیدل نقشہ
بجلیں سن بد بھر کا آخر چمکا
لالہ چو لالہ بناوادی امین صحر
چشمہ تر ہے کس زریگی سے دریا

پر تو برن سے ہے سونے کا بھر بادل

۵۵
 جج اک ماہ قلعہ مجھے چھوڑ دیں
 چشمِ دل کی شرافت پر آواز گشت
 پہلے طوفان ہوا آنسو دن میں پیکر
 میری آنکھوں میں سما نہیں جوینِ حشر

کسی بیدر کو دکھلا کر شہما بادل

۵۶
 بھرجان میں بلی ہوئی حالت
 آنکھیں مٹی ہیں تو کہنے میں کراہ لگی
 پہلے طوفان میں تیاب میں یہ دنیا
 دل تیاب کی ادنیٰ سی چپ ہو چکی

چشمِ آب کا ہے لپکے شہما بادل

۵۷
 کہہ موقوف کر سنا چکنا جلی
 کسو پر نہ دکھلائی ہے شہلا جلی
 ابر کیا چیز ہے بتلاؤں نصین کیا جلی
 طیشِ دل کا اڑا یا ہوا نقشِ جلی

چشمِ پر آب کا دہو یا ہوا خا کا بادل

۵۸
 دعویٰ کر رہے عہد کا ذرا سانسے آو
 اور پانی کے عوض خون ہی دم بھر رہا
 اتنی قدرت نہیں چرخِ بوق بھلا کیسے
 اپنی نظر فیون کو لاؤ فلکِ حشر چو جاب

میری آنکھوں کا ہوا تو تر ہو صدمہ بادل

۵۹

تجربہ سب سے پہلے
 تجھ کو علم طرف سے زہار نہیں تو نصیب
 ترنیت میں نہ رو یاں کیا رہے بلکہ
 کچھ نہ ہو گی کہیں نہ ہو کر یہ کا نصیب

یہ مراد ہے یہ میرا ہے کلجا بادل

۶۰

نیل کھل کے نہیں
 اقباطاں کے بیخاں ہجرت
 باجر تازہ یہ البتہ ہے عورت
 جا غم خاک پر ہوا ہے کبریا

یہ آگے تیار ہے کاندہ جا بادل

۶۱

سب تک کہ جسم پر ہواں سکر خانی
 دوستی سالی و طرب بھی ہو جانی
 بھی کجاشوں کی دزدوں کی طرف غیبیانی
 راجہ اندر ہے پر خانیہ کے کا پانی

نغمہ نے کامریش کنیا بادل

۶۲

نادر و بیست ساقی تین لائے سر
 تیرہ تھوڑی کے کھیلے ہیں کھوٹا
 ست نہ ہندو کے بھلاؤ ہے
 تیرہ تھوڑی کے کھیلے ہیں کھوٹا

پیشکش و کرتا ہے شمار ابدال

۷۳
 نیکو سنج و زانوئی سے پیادری
 جان ساتھ محبت کی رہی پیاری
 آہ نالہ سے شکر کا رستہ آنسو جاری
 دیکھنا کہین محسن کی فغان وزاری

نہ گرجا کھی ایسا نہ پرستاباد

۷۴
 طلع نامی گلستان و جبل
 پھر ہوا دل لہر سب کھائی پھل
 فکرت چھپے بھون کی چڑھائی پھل
 آتش نالہ بھی مٹی بھر پھل
 چلا خاں صید و کیرف غزل

کہ ہو چکر میں خنگو کا دماغ مختل

۷۵
 دو تہم سے عدا کا نگارہ بجا کر آیا
 دفن تابان کو شہر ارست سے جلا کر آیا
 کوہ سارو نیچے کی اک شور بجا کر آیا
 پائین اب سیت چٹ بجا کر آیا

جام خورشید مع یکدہ ہرچ سسل

۷۶
 پیسہ زین اس فصل میں چرب
 تھپتھپے کھٹیا پر کچھو کباب
 بو کوئی ساغر بلور کہ نیلوں کباب
 چیمپکیش میں گلابی ہو کہ چلو گلاب

پھول کیوڑ کا کھلا ہو کہ کھلی ہو پھول

۷۷
 نظر آکھیں تی میں آنگور کا چہر
 ترش حال اک طبیعت پر لگی گویا دیر
 سچ بڑی نہیں توں کج عمار کی کھڑک
 جا بجا بدہ و کھٹے ہیں کہ زندون کو دیر

دست بچام سے کتھوہن کچھوں کے نہ مل

۷۸
 بدہ دن کھٹے کٹے تار کا بتبادریا
 فیض کدھما ہے پادہ کتھی ہو جانا
 نہ کہ بخیل جو زندون نہیں کھتا ریا
 کہ بول کو بڑی سنگدلی سے پکسا

کشتی کو کو بنایا مرستی نے کھل

۷۹
 غمناں میں سودا گارنے کی
 فوٹا اس کو پورے فیض کے دکھانے کی
 خندہ زن بھول میں شادی ہو بار بار کی
 کیسی ہنسی کی بات ہو مر جھانے کی

غنیو کہتا ہو لجاو سو کہ گلشن سے نکل

۸۰
 سلطع علیہ فیاض بھاری کا پتہ تک
 پیر کر دن کی ہونے غل جیو دیکھ کر دنگ
 جو غمغذ و غمین جی ہو بڑی اسی ہنگ
 سیرینشت کی صورت ہو جو پاؤں ہو رنگ

شغل میں چاک گریبان کے ہو ہاتھ ہوشل

۱۷۷
 خلق پہاڑ کی عین کے لیے
 نازہ سخن ہو یا نازہ سودا کے لیے
 کیونکہ چاروں خط ہوں وہاں کے لیے
 مصالون کو پیر کر کے زینجا کے لیے

سرمایہ بازار نہ بکنو لگے سودے کا گل

۱۷۸
 آج کل کے بنیو نہ خاطر میں
 و خیرین ہستی کیا کیا جگہوں
 نیشی کا سلسلہ میں ہے ازبکوں
 جو کچھ ہے شیعہ فکر کا پھول

چاہے چاہے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

۱۷۹
 صیدکن طائر بھون کا خبر نہ نکل
 نور بازو کا ہے دیکھو نہ نکل
 خاک مٹیوں سے پر شاید کہ خبر نہ نکل
 کیا جنون خبر ہے کھینچے میں خبر نہ نکل

کہ سیاہی سے ہو ہر حرف کو سوئی کا گل

۱۸۰
 جگہ نگار سے آہن علی کی خبر
 پیر خشت میں علی کی نازدنی کی خبر
 ربط الفاظ سے مطلب ہے یعنی کی خبر
 جو خنکو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر

ہوگی نظم کی انشا و خبر سب مہل

۴۴

کل کی ہوا نوید در ایچے غور
 کہین گردش میں ہو چاہے کہین جاہ کا دور
 کہین تخی میں ہو غرق طبع کے طور
 کہین کچھ اور ہی ہو کہین کھانا کچھ اور

لفظ بمعنی ہین اور معنی ہین سے اگل

۴۵

میں وہ خرابات جسم اور کجا
 کی مہینوں کی گزشتہ میں
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں
 کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں

کوئی نہ بچا دس سے نہ کوئی آتل

۴۶

نہجی شست میں ہے پوچھا چیں کیا
 کہ نصیب میں گیا ہے فلک عیسیٰ پر
 کہ جھکی میں ہے سب کچھ دریا پر
 کہ جھکی میں ہے سب کچھ دریا پر

لگا لگا کر کچھ گزرا کہیں سوے چل

۴۷

فراں کی زون میں کہیں کی
 راہ میں کہیں کی زون میں کہیں کی
 راہ میں کہیں کی زون میں کہیں کی
 راہ میں کہیں کی زون میں کہیں کی

نہ بچا خاک اوڑا دس سے کوئی رشتہ چل

۱۰
 حجاب پر قد و کھوپڑی کے ہمارے
 نور و جلوہ صبحی و کھانسی میں عجب نقش نگار
 بے غم غنی نظر آتا ہے سراپا کھنار
 ہوتا ہے جیسے کہ طبیعت اور یاد و خیال

۱۱
 طبع کی گنجین زانہ کراہیں چین
 سیکھنے کی چوٹی کبھی کبھی چین
 پیغمبر کی زمین بات ہوا کو سخن
 کہ در او ایچے نیست معراج سخن

۱۲
 ہوتی آئینہ مضمون کی دو چندان صقل

۱۳
 ہاتھ میں جام زحل شیشہ مرہ زیر بغل

۱۴
 ساقیا بیری تو جیسے اولی کی کھڑک
 کون کچھ کھانے سے ساغزو مینا کھڑک
 جہ نظر اپنی جگہ بند خضر کی کھڑک
 روئے غنی سے بکھڑک میں بیانی کی کھڑک

۱۵
 کہ نظر آتا رہا جگہ پہاڑ اٹھا پاؤں
 کہین کھٹا کھٹا نہیں کسکین پٹیا کھٹا پاؤں
 کہی کی چھپ چھپ دین نہ پڑا سیدھا پاؤں
 کہنے کی پڑی ہوئی نہ کہان رکھا پاؤں

۱۶
 تاکنا ہے توڑیا کی سنہری بوتل

۱۷
 کہ تصور جی جہان جاندے کے فرق کوئل

۴۷
 کہیں بی دہندی کا نہ تھا نہ نشان
 پھیل چلی جا طرنت نہ گھاؤ خیاں
 دہون اکھون میں ایک ہی جلوہ عیاں
 یعنی اویں کے میدان میں پہونچا کر جہاں

۴۸
 امان رکا اور نور کی ساری چہین
 باہر جاوے جاوے جو نہین کا توین
 سبیل کی طرف ایک طرف ماہین
 سرین کی آہین کو سرین ذریعہ این

۴۹
 خرم برق تجلی کا لقب ہے بادل

۵۰
 کہیں بہتی ہوئی نہر بہن و نہر عمل

۵۱
 کوئی عقیدہ کا ذکر کوئی مشغول مراد
 کوئی کلمہ نظر آیا کوئی بس بچود
 جملہ کانون سے نکلنے کے بجائے
 ہر باران میں ہے لاکھ کا درود

۵۲
 کہیں بن نظر انی چھین چھین
 کہیں غلمان ہنسنے پہاں
 کہیں سناو کہیں عزرائیل
 کہیں بچاں تھی اسناد کہیں اسرار

۵۳
 بہر سچ خداوند جہاں عسز و جل

۵۴
 کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل

۴۴
 محل یافت کے تیار کہیں کا شانے
 شمع اوار پادشاخ نکو پروانے
 نشان اندر کی تھی اور کوئی کیا جانے
 کہ جنتی کے کسے تہ نہان تو جانے

اک طرف نظر قدرت کے عیاں شیش محل

۴۵
 صوٹ دولت بیکر کہیں چشم
 نظر حمت اظہار کہیں چشم
 طالب اب دیدار کہیں چشم
 عاشق جلوہ طلبیگا کہیں چشم

ناز معشوق کے پردہ میں کہیں حسن محل

۴۶
 کیا بیان ہو جو ان آنکھوں کی کھجور
 پیچیدہ ناب تکلم نہ مجال سفت
 نشان سبکدلی و حد نہ جہی شہ پیکار
 صل پہنچیں مطلق ہو گئے گلزار

بے نیازی کے ریا میں سے حکمت و ہنگام

۴۷
 کوئی دیکھو کہیں چشم
 شش مشن سے ظاہر کہیں چشم
 اک نیا چہل کھلا گیا کہیں چشم
 پرخیز بہرین مسخر نہال کہیں چشم

انیا جہلی میں شاخین عرفا میں کو پل

عالم نازخی یافت سرار حبیبی
عاشق است معشوق خدای ازل
بایستان شفاعت قریشی
گل خوشتر سول مدنی عربی

زیب و امان ابد طره و ستار از ل

۱۷۵
 خلق مخلوق میں ختم ہونے پر تفریق ہو گیا
 بکارت ہے یہی نوید ہے ادا ہے
 کہ جو ان کو کہتا ہے کہ خدا ہے احد کی تصویر
 نہ کوئی اور کا مشابہ ہے جو تفریق

نہ کوئی اور کا مثال نہ مقابل نہ بدل

سورج و شمس در دفع نقصان ضرر
فاسم خلد و سفر مالک عوض کو
روح ایمان کا سفر کشتن دین کا گل
اوج رخت کا سفر خلد و عالم کا سفر

بجروحت کا گہ چیمہ کثرت کا کنول

۱۰۰
 خبیر افکار
 ناظر کی بین
 ایک مصنف
 ہزاروں کی خدمت

شیخ ایجابی کی نوید مہمالت کا کنول

۴۹
سرور صند بادشہ چرخ دین
صاحب کونین فتنہ نصین
ناصح صدق کزین مہبط انوار بین
رج روح این بیت عرش برین

حامی دین ستین ناسخ ادیان و مل

۵۰
ادب کج شان ستین جهان کج
شش بیت کج و کج و کج کج
نسخ زینت کج کج کج کج
نفت ایتیم لایت بن کج کج

چار اطراف ہر ایت میں بنی مرسل

۵۱
شوق سراجی سرورین بن کج
بوصفین کج کج کج کج
بازین کج کج کج کج
جی این کج کج کج کج

وجدین آکے قلم ہاتھ سے کج کج

۵۲
طالع کج کج کج کج
کج کج کج کج کج کج
کج کج کج کج کج کج
کج کج کج کج کج کج

کہ نہ احمد کا ہوشانی نہ احد کا اول

۵۹۹
 خوشنماں پر نور کمان پائی صبح
 آئینہ معرہ دکھائی گنگا شری صبح
 رو بہ رو آپ کے کس طرح بھلا آئینگی صبح
 دوزخ و زشتی کی بھی شرمین چلی صبح

تا بد دور محمد کا ہے روزِ اول

۶۰۰
 جسے انسان کو صیف ہو چہرہ کی
 دیکھنے کو ہوئی شائقِ نظرِ اور کی
 دوی نورانی سر سے رہا جب کہ کی
 اشیاء میں بنی خلی سے صبح اور کی

پر لگی گردنِ رزف میں سنہری مہکلی

۶۰۱
 شمعِ سحر میں پائی وین
 آج مجھ کو جب کہ جو میں کہ جا پوین
 فخرِ غازی شمشید میں پائی وین
 جہنم میں پائی وین پائی وین

خاک سے پاؤں مقدس کی لگا کر صندل

۶۰۲
 کہلنت پڑی شمعِ شام کی
 جھلکتی پڑی شمعِ شام کی
 اولیت پڑی شمعِ شام کی
 فضیلت پڑی شمعِ شام کی

اولیت پڑی شمعِ شام کی

<p>۵۲۰ جو وزیر سے ہوئی دولت بجان کم فیض وزیر سے ہوئی عظمت بجان کم عدل وزیر سے ہوئی سطوت بجان کم لطف وزیر سے ہوئی نکت بجان کم</p>	<p>۵۱۹ چاند بربخ پور فقر خال سہیل جنگل نظر کو آنے ہیں ملک کو خیل شاہ کاکلٹ واسر در منزل ذلیل شاہ حضرت کا اثر شد بدو لالہ دایم</p>
<p>۵۲۱ قمر سلطنت کفر ہوئی مستاصل</p>	<p>۵۲۰ صادق ماراغ بصر سر در چشم اکمل</p>
<p>۵۲۱ جو کشت پہلے مقابل بد بختیادانی دست خدا بر آگے آگے دیبا دانی مردمین میں یہاں خضر و سجادانی بجٹ جاوین اعلیٰ کے پہنچنی ادانی</p>	<p>۵۲۱ پیش قدمی کے آگے آگے پہنچنی شک خاک کھینچو سے کھینچنی خیش نیش سے اشرار کھٹ جاوین قدم جھپٹت باجھ پھینکے کھینچنی قدم</p>
<p>۵۲۲ صورت جو دین اکثر کے مراد سے قفل</p>	<p>۵۲۲ جس جگہ پاؤں کھین سجدہ کرنی تامل</p>

۱۰۷
 عقل اول کی ہر کئی اور کجائوبیہ
 کہ ہزار ہا کوئی بجا و جہ
 فہم بران سے نئی نہیں کوئی تشبیہ
 نیری تشبیہ کا ہے آئینہ خاندان نیر

شان نیرنگی مطلق ہے تجھ رنگ محل

۱۰۸
 رنجے دین بل کلام اپنی شریعت کا نظام
 صفویوں کو بھی مبارک ہو طریقت کا نظام
 عہد معبودین درمیان او حقیقت کا نظام
 ہر حقیقت کو مجازاً پکا حیرت کا نظام

ہر نیاز کی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

۱۰۹
 کہ جسے ہو سکتا ہے غریب از غیر خدا
 غیر ممکن کہ ہو مطلوب خدا غیر خدا
 کہ ہر معشوق خوش ہو لب خدا غیر خدا
 ہو سکتا ہے کہین محبوب خدا غیر خدا

اک ذرا دیکھ کچھ کرمی چشم احوال

۱۱۰
 عمدت سے ہر حادثہ اکثریت کا خلاص
 کوئی بجا نہ تھا وحدت اکثریت کا خلاص
 ذات اطہر سے اور حادثہ اکثریت کا خلاص
 رفع ہو گیا نہ تھا وحدت اکثریت کا خلاص

بہم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

<p>۱۱۱۱ او خداون موصد کا زباں دولی امج دھند پکارتے پت پو دواں دولی قلمتے کہ ہی کو چھلکے سین اعلیٰ دولی نظر سے جیسے احمدین آکر دل دولی</p>	<p>۱۱۱۱ جھٹکے تجب باز سے کیا کیا بادل اپنی خوشی کا دکھاتا ہے کر شام بادل نظم جو آن سر اپنا بادل کیا بھگا کیو کی جانب کو ہی قیاد بادل</p>
<p>۱۱۱۱ دوز محشر ہوں اکھی مری آنکھیں احوں</p>	<p>۱۱۱۱ سجدے کرتا ہے سویر بٹ بطحا بادل</p>
<p>۱۱۱۱ اچھل شہزاد خان ہے سوجا جی طبع دنی برساتے شان ہے سوجا جی طبع کر نیست کی خان شہزاد سوجا جی طبع پورا ہی طرز کی نشان ہے سوجا جی طبع</p>	<p>۱۱۱۱ حق کو جان بھو شہزاد خان سوجا جی طبع پور دلی سے بنا تھا جی پورا سوجا جی طبع اب جو بچا کر لیا بات ہے دیر انداز سوجا جی طبع چھوڑ کر تیکدہ ہنس دوسرے خان سوجا جی طبع</p>
<p>۱۱۱۱ کہ ہی امر پیر میں اک قایمہ چھ بادل</p>	<p>۱۱۱۱ آج کہہ میں بچھا ہے بھلا بادل</p>

۵۱۵

زینبیبائی بین ایسا کہ کسی نے پایا
کشتن برین بمراد آبا بایا
بہر گشت آرد ل بین تصور آبا
بہر گشت آرد ل بین تصور آبا

۵۱۶

صالح اہل عموالت زمین کوئی حضور
سر و گلزار جان فانت و بجزو حضور
جلوہ نور خدا روشنی روئے حضور
قدہ اہل نظر کعبہ ابروئے حضور

شہسوار عربی کے لیے کا لا بادل

موسیٰ سر قید کو گھیرے ہو کا لا بادل

۵۱۷

شہسوار عربی کے لیے کا لا بادل
عرب پڑھتے ہیں کہ ہر کتبہ
عرب پڑھتے ہیں کہ ہر کتبہ
عرب پڑھتے ہیں کہ ہر کتبہ
عرب پڑھتے ہیں کہ ہر کتبہ

۵۱۸

آبد ہو کے عیان کیلکونی ہو
جہد نام کیوں او سکو بونی ہو
جہد نام کیوں او سکو بونی ہو
جہد نام کیوں او سکو بونی ہو

دست خاص خداوند تعالیٰ یا بادل

دست خاص خداوند تعالیٰ یا بادل

۱۱۱
 اگر عابد بن شاہ کی پائے لذت
 خضر کو چشمہ ظلمات و ہونی نفرت
 آیت اندان مبارک سے بر در خجلیت
 دور پہنچی لب جان بنی شکیں شدت

سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ مادل

۱۱۲
 در دالاس اوتون کی خوشی
 رکن قمرین وہ تو یہ جسم شریف
 دست درخت بنایا برا خدایت
 چشم انصاف کو کجا پکے دندان شریف

عزیمت ہے تیرا گر چہ یگانا بادل

۱۱۳
 بیابان کا پتھر پتھر
 جگہ جگہ کی بی بیوں کی
 ذات عالی کو پتھر کی بی بیوں کی
 تھکاندہ و دستوں کا در انداز

شب معراج میں تھا عرش معلّا بادل

۱۱۴
 ہر ملک غائب سر کی پہنچت شرف
 حق تو یہ کہ خدا کو بھی جدائی ہوئی تھا
 لای ہر بل و در کب جو بخار فارم جان
 سر زنت بین تھا ہندم برق بر اف

مرغزار چمن عالم بالا بادل

۴۲

چار نوبت اسلام کی آتی ہے صد
شش صحت بینا نہ سبب بینا
دو جهان میں سے زبول پوشیدہ بال
ہفت اقلیم میں اس دین کا جگہ لڑکا

۴۵

شان انفع سے زخا ذات کی کیا
دو دو عالم میں نہیں نہیں یکے
اس بند کی پٹھان کے بیان دیتا
ہر آنے کا ترسے ہر بن درویش

خاری عام رسالت کا گرجا بادل

۴۶

خود خور نہ سے تکریم عیسا
موجود خیز نہ سے خلق انم لکھا
فدا جان نہ سے فیض قدم لکھا
دین اسلام نہ سے بیخ دو دم لکھا

۴۷

نہا جی کو جگہ محبت سے صبح
پاؤں میں کھانا پکا دے جنت میں نصیب
نہر غنا کو خوشتر بن سے سامان صبح
مردہ فیض جہاں سے نہ سے سالیان صبح

یا اوٹا قبلہ سے دیتا ہوا کا نہ جا بول

فلک پیر کو لایا دیے کا نہ جا بول

۱۲۰
 رعب غیب اسان او عالم کے جری
 جوہ جو چیل ہوئی نیان کی جہری
 جملہ صاف میں اوطوسے کمال تخریبی
 تنہ پیدان شجاعت میں چلتی جان

۲ تھو گز اسخاوت میں پرستبا دل

۱۲۱
 بت پرستی کے لیے تاجا کر دیا دین
 شیعہ نعت نبی کریم جو خاتم نبیین
 کہتے آئین میں بل جہنم کی ہر
 محسن کچھ گز اسخاوت کی ہر

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گہر تا با دل

۱۲۲
 مطلع راج
 روضہ پاک اپنے نبی پاک کے کمال
 انجم ماہ جلا سے میں چارچند
 مرج کل دیباچی سے خجرو زایل
 سج اعلیٰ زری سرخاوت کی ہر

یرے ایمان مفصل کا یہی ہے محل نثر

۱۲۳
 شمس حسان کی ہر چھپی فیض عالی
 رنگ تفصیل دکھائے سخن اجمالی
 وعد میں طبع ہو نکلا کہ فیض خون حالی
 ہونسا کہ رہے نعت و نثر کے عالی

نہ مر اشعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

<p>۱۳۱ چو بخت از دست تو بگریزد آن چنانکه رخ را با لب و دشت کی نیاید و بوی زلفت ہی کا حور و شاد و خندان دین و دنیا بین کی کا نہ سہارا ہو بجے</p>	<p>۱۳۲ دل میں تیرا زمانہ گزشتہ نہاں سر پہ پاؤں کی آواز نہاں شوق دیدار میں غمخیزان نہاں آرزو ہے کہ نہاں و جہان نہاں نہاں</p>
<p>۱۳۲ صوفی تیرا ہی بھروسہ تری قوت تر اہل</p>	<p>۱۳۱ شکل تیری نظر آگے جب آئے اہل</p>
<p>۱۳۲ ہر چہ کہ بے غم و غم فکریں بے زنگان غاصد کے ہو یا اچھ بے ایجاد و نہ جہان شاخ دعا کو کہ بے ہو وراثت یہ اسید وہ نخل بے</p>	<p>۱۳۲ دوبرو آنکھوں کے اندر ہمیں صوفی ہوش بکر کے کچھ شکل شب قدر نفس امارہ کا دل سے چکر کوئی غدر نام احمد زبان سے بلا میثم صدر</p>
<p>۱۳۱ جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں چل</p>	<p>۱۳۱ لب پہ ہوں صلی علی ادل میں سے غر و جل</p>

۱۳۵
 بخشش عاصی که نوین پند
 سہل و نفع کی تھی محبوبانِ حلیل
 جانِ خضر و کج لے جذبِ محبت ہوئیں
 راج و بری کہیں پیر یون غورائیں

کہ مر و بکان مہیے کو جو چلتی ہے تو حل

۱۳۶
 دمِ برون رفت فنا و محبت کا نری
 خاندِ جسم میں نقش ہے صورت کا نری
 مین و اوتون بندہ بدم غنائت کا نری
 مہر و ن پاشا رہو شفاعت کا نری

نکھر دے تو نہ کرویکہ دیا جا یگا کل

۱۳۷
 عشقِ شوقِ شوقست لامع لالت
 دل و مہر پاش اکسیر بین خوشنیت
 غبارِ آفتِ تصور کو درست ہو سکے
 یادِ آئینہ رخسار سے چہرے کی بجائے

گوشتِ قبر نظر آئے مجھے پیشِ محل

۱۳۸
 کہیں جہنم کی درد کا پیر کیجئے
 جہنمِ بخشش کے سبب آج پانچ سو
 دینِ خست کو بچا کر کہیں نہیں نہ
 بیزارانِ پنجہ کیوں کہیں گھر نہ

نہ اوٹھنا تو کوئی تکلیف نہ ہو نا بیکل

۱۳۹

دل میں دنیا کا نہ ارمان ہے بغض
خوشی کا نہ بھجان ہے بعد فنا
شغلِ دل بیان ہے بعد فنا
رخ اور کار و دھیان رہے بغض

میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں شغل

۱۴۰

آپ کے اظہارِ عفت کی ہو چوڑی
صدیقِ بڑا دل نیک عیش کے پیچھے
نونِ تاکیدت پہن آبرو شریف
خفت ہوں گے گناہانِ ثقیل اور خفیف

آئینِ میزان میں جہاں صبح و عقل

۱۴۱

تنتِ یکِ اعمال سے نہیں پاشا
محبوبِ شان کوئی ذات ہے جس کا پاشا
دلِ شغف کی آغوش ہی شامِ بیکار
میری شامت ہے ہوا سے کیسی بیکار

عارضِ شاہِ محشر ہو اگر حسنِ عمل

۱۴۲

عزّتِ بڑا ہو سچی اشدِ ملامت
کہ قدم سے جدا ہو جی شہِ ایمان
دیکھ کر کہ گنجینِ کبریا وہ آباد
صفتِ خوشگوار ہے نہ غورِ راج

ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قصہ غزل

ایں شکر بزمین سب ایک زبان باشند
 چو بزمین سے آواز عیان باشند
 زمین چو بزمین اشارت کے کہ بان باشند

سمت کاشی سے چلا جانب ستر ابدول

تمام شد

شخصی
 مناسبت

تقریباً دتارخ از طبع وقاد المل الکل سمر آمد شہر اجاب بولوی ابوالقاسم
 ہرزہ گرد شہرستان رسوائی عشی نکت و فیش کہ در جهان چچی و ناکامی
 بابوالقاسم فضل رب عجب شی کوس بلند آوازی مینواز و پیشکاه کار کیا فی قدر و معانی
 اجمعی دوران ثانی فرزوق و فحطان مخدومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب
 شیفہ خیالات بہاء خود را در نور و تاریخ بامید اجابت ارمان میفرستد
 و خود را بہ تناسی قبول امید اثر میسند

وای بر این خواش بی سوا و نه

تاریخ طبایع حمیمه

کاظم حسین شیفته کز فکر عرش پوی
پاشید در جهان سخن کلکِ نوش
افشاند بر سپهر خیال مغربش
رضوان کرازلطافت طبعش خرد هر
گر نظم را بنجامه صلاحی بقا ز ند
بنوشت خمسه که بغزین اگر دمی
آموخت روزگار طبع مهندش
آن دو صد را که محسن کا کورونی شانند
بالای آن حد لقیه رگ کلک شیفته
صد بافته بکار گش بگری عیان
چون خمسه را فرست بمطبع بر آچاپ
عرشی ششفته ام بزبان قبولیت

بی زردبان رسید به عرش سخنوری
صد چشمه های نور چو خورشید خاوری
صد طبله های مشک چو جعد مغبری
سجده کند بخاک درش آب کوثری
آب خضر بر آورد از کلک غمبری
صد بلخ آفرین دمدار گور غمبری
این نعت گوی و آداب بوفری
در خاکنای هند ز نعت پیغمبری
گم گم در باغبانی و گم گم در کوثری
رشتک ثار رومی و دیباشته
از حسن چاپ عقد پی بستی یا پرد
این شعر را که خواند به صد ناز و دلبری

در یک هزار و دویست و شصت و شش

مطبوع گشت ختمه نعت پیر بری

قطعه تاریخ و صنعت صوری معنوی

از نتیجه افکار فنی سیراج الدین احمد جابری

فکر جناب شیفته کاریج کرد

بدید جان تازه درین پیکر خیال

بنگرن عروس سخن را بجن دریب

آراست ماسطه فکر با کمال

همانکه حسن شاد پاک قضین را

هر نه شد ز ختمه بندیت و جمال

حسن به فکر محسن و تخمین پیشینه

ناز کج خیال او بود این چه خوش حال

بگزر دلاز طول و بگو حرف مختصر

میشل به قضین و شد ختمه پیشال

کک سراج سال ز بهرت شمار کرد

بس یک هزار و سه صد و شش مانده سال حال

۱۳۰۶ هـ

ایضا در صنعت معنوی

ختمه بی بدل طبع گشت

شعر آن استخاست